دُرِّ مُنیر فی تعدّدِ پیر
کیا دوسرے شیخ کی بیعت جائز ہے؟
مصنف
علامہ محمد عبد الستار احمد سیفی
فاضل جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی
ناشر
مکتبہ محمدیہ سیفیہ
آستانہ عالیہ راوی ریان شریف لاہور

درِ منیر فی تعدّد پیر

حسب ارشاد

مجدد ملت حضرت سیدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی وخراسانی مبارک دامت برکاتہم عالیہ

باہتمام

زبدۃ العلماء حضرت میاں محمد حنفی سیفی مبارک دام برکاتہم عالیہ

تالیف

علامہ محمد عبدالستار احمد سیفی

ناشر

مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف لاہور

حسین ٹاؤن نزد کالا شاہ کاکو مرشد آباد روڈ راوی ریان

جی ٹی روڈ لاہور

فون : 042-290553 291980

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : دُرِّ منیر فی تعدد پیر

حسب ارشاد : مجدد عصر حاضر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک دامت برکاتہم عالیہ

باہتمام : شیخ العلماء حضرت میاں محمد حنفی سیفی مبارک دامت برکاتہم عالیہ

تالیف : علامہ محمد عبدالستار احمد سیفی

طباقت : غلام مرتضیٰ محمدی سیفی

ناشر : مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف لاہور

اشاعت اوّل : اگست 1999ء 2000

اشاعت دوم : اگست 2001ء 1100

انچارج مکتبہ : محمد طارق محمدی سیفی

ہدیہ : روپے

ملنے کے پتے

1) جامعہ سیفیہ منڈیکس علاقہ کھجوری خیبر ایجنسی پرانا باڑہ پشاور

2) جامعہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف نزد کالا شاہ کاکو لاہور

3) جامعہ جیلانیہ رضویہ نادرا آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

4) حضرت حکیم جواد الرحمٰن نظامی سیفی مغل نقشہ نویس ناصر پلازہ نزد جیل چوک گجرات

5) پیر طریقت حضرت گلزار احمد سیفی آستانہ عالیہ بابا فرید کالونی کچا جیل روڈ چونگی امر سدھو لاہور

6) حضرت مفتی احمد دین توگیروی سیفی جامعہ مسجد تالاب والی باغبانپورہ لاہور

7) حضرت علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی سنی لٹریری سوسائٹی 49۔ ریلوے روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہدیہ انتساب

مجدد عصر حاضر، قیوم زماں، جامع طرق اربعہ، خواجہ عالی شان
حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیرارچی و خراسانی مدظلہ العالی

کے نام

جن کی ایک نگاہ التفات اہل قلوب کے لئے سرمایہ حیات ہے۔
اور جن کے فیوض و برکات سے ایک عالم مستفیض ہو رہا ہے

اطال اللہ حیاتہ المبارکہ

مسکین محمد عبدالستار احمد السیفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی ھدانا الی الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعم الله علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین۔ والصلوۃ کاملۃً والسلام وافرا علی سیدنا و مولینا و شفیعنا و ملجانا و ماوینا فی الدارین محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وشھید یوم الدین۔ و علی اله الطاھرین الطیبین واصحابه الذین معیار الحق و نجوم الھدایۃ والیقین۔ و علی اولیاء امته و علماء ملته الذین ھم ورثۃ الانبیاء والمرسلین۔ خصوصا علی مجدد العصر قیوم الزماں قطب الارشاد سیدی و مرشدی اخندزاده سیف الرحمن النقشبندی المجددی نائب الرسول الامین۔ وعلی من تبعھم الی یوم الدین اما بعد! اعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع ھواه وکان امره فرطا○ (الکھف)

وقال تعالی۔ ولا تطع منھم اثما او کفورا ○ (الدھر) صدق الله خالقنا العظیم۔

اس دور پر فتن میں جبکہ امت مسلمہ داخلی اور خارجی سطح پر انتشار کا شکار ہے اور مسلمان اندھا دھند غیروں کی تقلید میں لگے ہوئے ہیں اس اضطراب اور انتشار کا مداوا صرف اسی میں منحصر ہے کہ ہم اپنے ظاہر و باطن کو شریعت مطہرہ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام کی اتباع کے زیور سے آراستہ و مزین کرلیں۔ سنت کی نورانی قندیل سے منور اور بدعت کی ظلمت سے مجتنب ہو جائیں۔

انسان کی دینی دنیوی اور اخروی بھلائی انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات کا نقطہ کمال اور انتہا سید المرسلین خاتم النبیین نبینا حضرت محمد عربی ﷺ کی تعلیمات و ارشادات ہیں اور وحی الٰہی کا منتہا قرآن عظیم الشان ہے۔ نہ خاتم النبیین حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی

نبی آئے گا اور نہ ہی قرآن کریم کے بعد کوئی آسمانی کتاب!

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "تفہیمات الٰہیہ" میں فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیان کردہ دین کے تین بڑے اصول ہیں۔

۱۔ اصلاح العقائد۔ جن کو علماء اہلسنّت والجماعت نے بیان فرمایا ہے۔

۲۔ اصلاح الاعمال۔ جن کو حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی آئمہ و فقہائے امت رحمتہ اللہ علیہم اجمعین نے بیان فرمایا ہے۔

۳۔ اصلاح الاخلاق۔ جن کی تشریح نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ سلاسل اربعہ کے ائمہ، آئمہ تصوف رضی اللہ عنہم اجمعین نے فرمائی ہے۔

ہم صرف تیسرے اصول یعنی اصلاح الاخلاق کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

بلاشبہ سلاسل تصوف کے آئمہ، مشائخ و خلفاء، مریدین و متعلقین اور متوسلین نے ماضی میں ایسی شاندار اسلامی خدمات سرانجام دی ہیں کہ ان کے سبب اہل اسلام کے سر فخر سے بلند ہیں، جب بھی اور کہیں بھی اسلام پر اسلام دشمن قوتوں نے یلغار کی تو یہی حضرات کبھی غوث الثقلین حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی صورت میں، کبھی داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں، کبھی ہند الولی خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں اور کبھی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے بدعت و ظلمت کے ہر طوفان کے سامنے سینہ سپر ہو جاتے ہیں اور الحاد و زندیقیت کے ہر سیلاب کے سامنے ایسے بند باندھتے ہیں کہ جن کی قوت اور اثر صدیوں تک قائم رہتا ہے۔

آج جبکہ عقائد و تصوف کے میدان میں گمراہی اور کجروی کا ایسا اندھیرا چھا گیا ہے کہ اپنے، بیگانے، صحیح اور غلط میں تمیز مشکل ہو گئی ہے ایسے میں حضرت مرشدنا قیوم زماں محبوب سبحان مجدد دوران، حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیر ارچی و خراسانی نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کی ذات گرامی میدان عمل میں ہے۔ آپ کے ہر ہر جملہ سے عقائد باطلہ کے قلعوں کی دیواریں لرز لرز کر گر رہی ہیں اور عقائد اہلسنّت والجماعت بے غبار اور صاف و شفاف ہو رہے ہیں، سنت رسول علی

صاحبہا الصلوۃ والتسلیمات کے احیاء اور بدعت نامرضیہ کی اماتت کی تاریخ کا ایک سنہرا باب رقم ہو رہا ہے۔ آپ کی ایک نظر سے ہزاروں خوش قسمتوں کے دل ذکر الٰہی سے جاری اور زندہ ہوتے ہیں اور ہزاروں بیگانہ دل لوگوں کو لذت آشنائی نصیب ہوتی ہے۔ مشاہدہ و مکاشفہ کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ اور اصلاح اخلاق کی ایک روشن اور بہترین روش قائم ہو رہی ہے۔ آپ کا وجود مسعود عالم اسلام کے لئے نہایت غنیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ امت مسلمہ پر تادیر قائم رکھے اور ہمیں آپ کے فیوض و برکات سے کماحقہ بہرہ ور فرمائے۔ آمین بحرمتہ النبی الکریم علیہ و علی الہ الصلوۃ والتسلیمات۔

بایں ہمہ اس وقت خود ساختہ صوفیوں' ناقص پیروں اور لصوص طریقت جبہ پوشوں کی بھی کمی نہیں حضرات اہل تصوف اور صحیح و کامل و مکمل مشائخ کی تابناک تاریخ کو دیکھ کر بعض بندگان نفس۔ بغیر ان میں سے ہونے کے۔ اپنے آپ کو ان صاحبان نفس مطمئنہ و مرضیہ کے زمرہ میں سے ظاہر کرتے ہیں اور خلق خدا کی گمراہی کا بیڑا اٹھا کر بقول حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رضی اللہ عنہ کے "خلیفہ شیطان" کی قبیح مسند پر جلوہ افروز ہو گئے ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جو کبھی علماء راسخین کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں کبھی تصوف و طریقت کی غلط تشریح کرتے ہیں اور کبھی من مانی شریعت بیان کرتے ہیں اور بعض تو یہاں تک بڑھ جاتے ہیں کہ نماز' روزہ وغیرہ قیودات و احکام شریعہ سے اپنے آپ کو بالاتر ثابت کرکے اپنے ملحد اور زندیق ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں اور کئی اپنی شعبدہ بازیوں کو کرامت کا نام دے کر ایسا دام فریب بچھاتے ہیں کہ اچھے بھلے صاحب فہم لوگ بھی اس دام فریب میں پھنس کر اپنے باطن کی زرخیز زمین کو نادانستہ طور پر بنجر بنا بیٹھتے ہیں۔ خصوصاً" اس دور میں بعض رسمی مسند نشین ایسے بھی ہیں کہ جن کے حضور عورتیں بغیر پردہ شرعی کے حاضری کا شرف حاصل کرتی ہیں۔ یہ خطرناک عمل دو میں سے ایک خطرے سے خالی نہیں اولاً" اگر ایسا پیر یا ایسی عورتیں اس عمل شنیع کے ثواب یا جائز ہونے کا عقیدہ رکھیں تو پھر اس عقیدے کے مجسّے کا

سروادی کفر میں جانکلتا ہے۔ لاستحلال الحرام۔ ثانیاً" اگر اس عمل کو جائز نہ سمجھا جائے تو بھی یہ فعل۔ حرام اور بڑا گناہ ہے۔

آہ! افسوس صد افسوس! وہ مشائخ اہلسنّت و الجماعت کہ جو ملت کے سرمایہ فخر تھے اور جن کی اتباع سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں رنگی ہوئی عملی زندگی سے ہم غیروں کی بدکلامیوں کا جواب دیتے تھے۔ جن کو دیکھ کر ایمان تازہ ہو جاتے تھے وہ مشائخ ملت کہ جن سے غیر موکدہ سنتیں رہ جائیں تو بھی گوارہ نہ ہوں موکدہ سنت اور واجبات تو بہت دور کی بات ہے۔ آج ایسے اکابر مشائخ (الا ماشاء اللہ) کے سجادہ نشین حضرات بھی سنت سنیہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کے نور سے بیگانہ نظر آتے ہیں شاید وہ یہ بیگانگی اختیار کرتے ہوئے بھول گئے کہ اس راہ میں "ابن فلاں" ہونا ناقص یا کامل ہونے کی دلیل نہیں یہاں پر تو عمل غیر صالح ہونے کی صورت میں حضرت نجی اللہ علی نبینا و علیہ السلام کو بھی انہ لیس من اھلک کی صدا آجاتی ہے۔ آج پھر غیروں نے ان صاحبان مسانید کی طرف انگلیاں اٹھاتے ہوئے طعنہ زنی کرکے عوام کو عقیدۃً اغواء کرنا شروع کر دیا ہے۔ ان حالات میں چاہیے تو یہ تھا کہ یہ حضرات خود کو متبع سنت سنیہ علی صاحبہا الصلوات و التسلیمات کرتے اور سلوک و کمالات باطنیہ کو اخذ کرنے کے لئے جہد بلیغ کرتے۔

مگر بصد افسوس ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کے برعکس ہوا۔ جب لوگ ان ناقصوں سے فیض و برکت کچھ بھی حاصل نہ ہونے کی وجہ سے برگشتہ ہونے لگے تو انہوں نے اپنے حلقہ بیعت کو برقرار رکھنے کے لئے دوسرے شیخ کی بیعت کو مطلقاً ناجائز قرار دے دیا اور فرمادیا کہ جیسے ایک عورت کے دو خاوند نہیں ہوسکتے اسی طرح ایک مرید کے دو پیر نہیں ہوسکتے اور اپنے موقف کو مضبوط کرنے کے لئے بعض پڑھے لکھے لوگوں نے مشائخ کے وہ اقوال جو کامل مکمل شیخ کے بارے میں ہیں اپنے حق میں محمول کرکے ان اقوال کو اپنا موید بنایا۔

اس رسالے میں ہم اس مسئلہ کی تحقیق پیش کر رہے ہیں کہ آیا متعدد مشائخ کی

بیعت کرنا جائز ہے یا نہیں یا کن صورتوں میں جائز اور کن صورتوں میں ناجائز ہے یاد رہے یہ رسالہ کسی کی دل شکنی کے لئے نہیں لکھا گیا اور نہ ہی مناظرانہ ہنگامہ آرائیوں کی غرض سے بلکہ محض اس لئے کہ یہ مسئلہ دلائل کی روشنی میں عام مسلمانوں تک پوری صحت کے ساتھ پہنچ سکے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مسلمانوں کے لئے مفید اور راقم کے لئے اسکی مغفرت کا سبب بنائے۔ آمین بحرمتہ النبی الامیی علیہ وعلی الہ الصلوات والتسلیمات۔

فاقول باللہ التوفیق وما توفیقی الا باللہ

اللہ تعالیٰ قرآن عظیم الشان میں فرماتا ہے۔

ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا و اتبع ھواہ وکان امرہ فرطاً (سورۂ کہف)

یعنی۔ اور اس کی اطاعت نہ کر جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کیا اور وہ اپنے نفس کی خواہش کا پیرو ہوا اور اس کے اعمال و افعال حدود شرعی سے متجاوز ہوں۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

لا تطع منھم اثماً او کفوراً

یعنی ان میں سے گناہ کرنے والے اور کافر کی فرمانبرداری نہ کر۔

تعدد پیر کا مسئلہ دو صورتیں رکھتا ہے جائز اور ناجائز بلکہ بعض صورتوں میں دوسرے پیر کی بیعت کرنا لازم و واجب ہے۔ اگر کوئی شخص ناقص پیر سے مرید ہو اور پیر کا ناقص ہونا واضح ہو جائے تو دوسرے شیخ کی طرف رجوع کرنا لازم ہے۔ اگر کسی کا شیخ کامل مکمل ہو لیکن وفات پا جائے تو اس صورت میں بھی فوراً کسی دوسرے شیخ کامل مکمل کی بیعت کرنا لازم ہے اس شخص کے لئے جو ابھی درجہ کمال تک نہ پہنچا ہو اور اگر کسی شیخ کامل مکمل کا مرید ہو مگر آداب طریقت اور اتباع شریعت بجالانے کے باوجود اسے فیض نہیں پہنچتا تو اس صورت میں بھی دوسرے شیخ کامل مکمل کی طرف رجوع شرعاً واجب ہے اور فیض سے مراد کمالات باطنی کا فیض ہے نہ کہ تعویذ گنڈوں کا۔

مگر شیخ اول کی بے ادبی سے احتراز کرے گا

اور اگر شیخ کامل مکمل سے مرید ہو اور صدق دل کے ساتھ آداب طریقت بجالائے اور اتباع شریعت پر کار بند ہو اور اس شیخ مبارک کا فیض اور نورانیت اسے پہنچے، اطمینان نفس، اعتدال عناصر اور حیات لطائف مع الحرارت علی حسب الاستعداد حاصل ہو تو ایسے شیخ کی صحبت اور ملازمت ضروری ہے اور اس سے اعراض کرنا موجب ہلاکت ابدی ہے۔

کمالا یکون للمراة زوجین ولا للعالم الهین ولا فی بطن واحد قلبین کذالک لا یکون للمرید شیخین (شعرانی رحمتہ اللہ علیہ)

کا مصداق صحیح یہ آخری قسم ہے اور پہلی اقسام میں دوسرے شیخ کی طرف رجوع کرنا لازم اور واجب ہے۔

اور جو پیر کامل طور پر سنت سنیہ علی صاحبہا الصلوات اکملہا و التسلیمات اتمہا کا متبع نہ ہو وہ شیخ ناقص ہے کہ "طریقت بے شریعت نیست حاصل" طریقت بغیر شریعت حاصل نہیں ہوتی۔

محال است سعدی کہ را صفا
توان رفت جز درپے مصطفیٰ ﷺ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع کے بغیر راہ صفا (تصوف و طریقت) پر چلنا محال ہے۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
ہرگز نخواہد بمنزل رسید

جس نے بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خلاف یعنی آپ علیہ الصلوات و التسلیمات کی سنت سے ہٹ کر راہ اختیار کی وہ ہرگز منزل پر نہیں پہنچے گا۔

اور

محمد عربی ﷺ کا بروئی ہر دو سرا ست
کسیکہ خاک درش نیست خاک برسراو

ترجمہ:

محمد سید کونین عزت ہیں دو جہاں کی
پڑے خاک اس کے سر پر
جو نہیں ہے خاک ان کے در کی

اب ہم مسئلہ کو قدرے وضاحت سے پیش کرتے ہیں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ

دریں طریق پیری و مریدی بتعلیم و تعلم طریقہ است نہ بکلاہ و شجرہ کہ در اکثر طرق مشائخ رسم شدہ است حتیٰ متاخرین ایشاں پیری و مریدی را منحصر بکلاہ و شجرہ ساختہ اند از ینجا است کہ تعدد پیر ایشاں تجویز نے فرمایند و معلم طریقت را مرشدے نامند و پیر نمی دانند و رعایت آداب پیری را بحق او بجا نمی آرند۔ ایں از کمال جہالت و نارسائی ایشان است نمی دانند کہ مشائخ ایشاں پیر تعلیم و پیر صحبت را نیز پیر گفتہ اند و تعدد پیر تجوز فرمودہ اند بلکہ در حین حیات پیر اول اگر طالبے رشد خود را در جائے دیگر بیند بے انکار پیر اول جائز است کہ پیر ثانی اختیار کند۔ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ در باب تجویز ایں معنی از علماء بخارا فتویٰ درست فرمودہ بودند۔ آرے اگر از پیرے خرقہ گرفتہ باشد از دیگرے خرقہ ارادت نگیرد و اگر گیرد خرقہ تبرک گیرد و از ینجا لازم نمی آید کہ پیرے دیگر اصلاً نگیرد بلکہ رواست کہ خرقہ ارادت از یکے گیرد و تعلیم طریقت از دیگرے و صحبت با ثالث دارد۔ و اگر ایں ہر سہ از یکے میسر گردد چہ نعمت است جائز است کہ تعلیم و صحبت از مشائخ متعدد استفادہ نماید و باید دانست کو پیر آنست کہ مرید را بحق سبحانہ رہنمائی فرماید ایں معنی در تعلیم طریقت بیشتر ملحوظ است و واضح تر است، پیر تعلیم ہم استاد شریعت و ہم رہنمائے طریقت بخلاف پیر خرقہ، پس رعایت آداب پیر تعلیم بیشتر باید آورد۔ (مکتوب نمبر ۲۲۱، ص ۸ جلد اول حصہ چہارم دفتر اول)

اس طریق میں پیری و مریدی طریقہ کے سیکھنے اور سکھانے پر موقوف ہے نہ کلاہ و شجرہ پر جو مشائخ کے اکثر طریقوں میں مروج ہے حتیٰ کہ ان کے متاخرین نے پیری و مریدی کو کلاہ و شجرہ پر منحصر کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ پیر کا تعدد جائز نہیں رکھتے اور

طریقہ سکھانے والے کو مرشد کہتے ہیں پیر نہیں جانتے اور آداب پیری کو اس کے حق میں ملحوظ نہیں رکھتے یہ ان کی کمال جہالت اور نادانی کی وجہ سے ہے۔ نہیں جانتے کہ ان کے مشائخ نے پیر تعلیم اور پیر صحبت کو بھی پیر کہا ہے۔ اور پیر کا تعدد جائز فرمایا ہے بلکہ پیر اول کی زندگی کے دوران میں ہی اگر ایک طالب اپنی بھلائی کسی اور جگہ دیکھے تو اس کو جائز ہے کہ پہلے پیر کا انکار کئے بغیر دوسرے پیر کو اختیار کرے۔

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے اس بات کے جائز ہونے میں علماء بخارا سے اس کا فتویٰ درست فرمایا تھا۔ ہاں اگر ایک پیر سے خرقہ ارادت لیا ہو تو پھر دوسرے سے خرقہ ارادت نہ لے اور اگر لے تو تبرک کا خرقہ لے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرا پیر ہرگز نہ پکڑے بلکہ جائز ہے کہ خرقہ ارادت ایک سے لے اور طریقت کی تعلیم دوسرے سے اور صحبت تیسرے کے ساتھ رکھے اور اگر یہ تینوں دولتیں ایک سے میسر ہو جائیں تو بڑی نعمت ہے اور جائز ہے کہ مشائخ متعددہ سے تعلیم و صحبت کا استفادہ کرے۔ جاننا چاہیے کہ پیر وہ ہے جو مرید کو حق سبحانہ کی طرف رہنمائی کرے۔ یہ بات تعلیم طریقت میں زیادہ ملحوظ اور واضح ہے کیونکہ پیر تعلیم شریعت کا استاد بھی ہے اور طریقت کا رہنما بھی برخلاف پیر خرقہ کے۔ پس پیر تعلیم کے آداب کی زیادہ تر رعایت کرنی چاہیے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

مکتوبے کہ ارسال داشتہ بودند رسید۔ پرسیدہ بودند کہ باوجود حیات پیر اگر طالبے پیش شیخ دیگر برود طلب حق جل و علا نماید مجوز است یا نہ؟ بدانند کہ مقصود حق است سبحانہ و پیر وسیلہ الیست بجناب قدس حق تعالیٰ۔ اگر طالبے رشد خود را پیش شیخ دیگر بیند و دل خود در صحبت او باحق سبحانہ جمع یابد' رواست کہ در حیات پیر بے اذن پیر طالب پیش آن شیخ برود طلب رشد از و نماید اما باید کہ از پیر اول انکار نہ کند و جزبہ نیکی یاد نہ نماید۔ علی الخصوص پیری و مریدی ایں وقت بیش از رسم و عادت نہ ماندہ است' اکثر پیران ایں وقت از خود خبر ندارند و ایمان را از کفر جدانمی توانند کرد۔ از خدا جلشانہ' چہ خبر خواہند داشت و مرید را کدام راہ خواہند نمودے۔

آگاہ چوں از خویشتن نیست جنین
کے خبردارد از چناں و چنیں

وائے بر مریدے بریں طور اعتماد کردہ بنشیند و بہ دیگرے رجوع نہ کند و راہ خدا جل شانہ معلوم نسازد' خطرات شیطانی کہ از راہ حیات پیر ناقص آمدہ طالب را از حق سبحانہ باز میدارد ہر جا رشد و جمعیت دل یافتہ شود بے توقف رجوع باید کرد واز وسواس شیطانی پناہ باید جست۔ (مکتوب نمبر ۴۳ جلد دوم دفتر ثانی)

آپ کا ارسال کردہ خط پہنچا۔ جس میں آپ نے پوچھا تھا کہ پیر کے زندہ اور موجود ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص دوسرے شیخ کے پاس جائے اور طلب حق کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

جاننا چاہیے کہ مقصود حق تعالیٰ ہے (نہ کہ پیری و مریدی) اور پیر حق تعالیٰ کی جناب تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔ اگر کوئی طالب اپنی بھلائی دوسرے شیخ کے پاس دیکھے اور اپنے دل کو اس کی صحبت میں حق تعالیٰ کے ساتھ جمع پائے تو جائز ہے کہ پیر کی زندگی میں پیر کے اذن (اجازت) کے بغیر طالب اس شیخ کے پاس جائے اور اس سے رشد و ہدایت طلب کرے لیکن چاہیے کہ پیر اول کا انکار نہ کرے اور اسے نیکی کے ساتھ ہی یاد کرے۔

بالخصوص۔ اس وقت کی پیری و مریدی جو محض ایک رسم وعادت سے بڑھ کر نہیں۔ اس وقت کے اکثر پیروں کو اپنی خبر نہیں اور ایمان و کفر کی تمیز نہیں کرسکتے' تو پھر خدا تعالیٰ کی کیا خبر رکھتے ہوں گے اور مریدوں کو کونسا راستہ دکھائیں گے۔

آگاہ از خویشتن چوں نیست جنین
کے خبردارد از چناں و چنیں

جنین (بچہ جو ماں کے پیٹ کے اندر ہوتا ہے) جب اپنے آپ سے آگاہ نہیں تو ادھر ادھر کی اسے کیا خبر ہے۔

ایسے مرید پر افسوس کہ جو ایسے پیر پر اعتماد کرکے بیٹھا رہے اور دوسرے پیر کی طرف رجوع نہ کرے اور خدا تعالیٰ کا راستہ تلاش نہ کرے۔ یہ شیطانی خطرات ہیں جو پیر ناقص کی زندگی کے باعث طالب کو حق تعالیٰ سے ہٹائے رکھتے ہیں۔ جہاں جمعیت

دل اور ہدایت حاصل ہو بلا توقف ادھر رجوع کرنا چاہئے اور شیطانی (وساوس) وسوسوں سے پناہ مانگنی چاہیے۔

مندرجہ بالا دو عبارتوں میں حضرت امام ربانی، قندیل نورانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ نے چھ بار تعدد پیر کے جواز کا قول فرمایا ہے اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ نے یہ جو فرمایا ہے کہ پیر اول کو صرف نیکی سے یاد کریں۔ آپ کا یہ قول متشرع اور غیر مبتدع کے ساتھ خاص ہے اور اگر پیر اول مبتدع ہو تو اس کو نیکی سے یاد کرنا نہیں بلکہ اس کی مذمت کرنا واجب ہے جیسا کہ مکاتیب غلام علی شاہ ص ۸۵۔۸۴ میں ہے کہ

بیان معائب اساتذہ کہ در وثوق اینہا قصور است و معائب مشائخ مبتدع لازم است تا مسلمانان پرہیز نمایند۔

وہ اساتذہ کہ جن کے وثوق (یقین و عقیدہ) میں قصور ہو اور مبتدع مشائخ کے عیب بیان کرنا لازم ہے تاکہ مسلمان ان سے پرہیز کریں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی تعدد پیر کے جواز کی دلیل ہے کیونکہ آپ متعدد مشائخ سے متعدد سلاسل کسب کرنے کے بعد آخر میں نقشبندیہ شریفہ میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئے اور اس سلسلہ میں علوم و معارف اور کمالات و حقائق حاصل کئے۔ اس بارے میں علامہ بدر الدین سرہندی رحمتہ اللہ علیہ "حضرات القدس" میں رقمطراز ہیں۔

و انتساب آن حضرت در سلسلہ چشتیہ بوالد خود شیخ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ است و والد ایشان را انتساب بہ شیخ رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ است الخ۔۔۔ و نیز حضرت ایشاں را انتساب در سلسلہ قادریہ بدیں طریق است کہ آنحضرت را انتساب بوالد خود بود و وے را بشیخ رکن الدین مذکور رحمتہ اللہ علیہ۔۔۔ و نیز ایشاں را در سلسلہ قادریہ باوجود نظر قبولیت از حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ انتساب بشاہ سکندر کہ نبیرہ شاہ مشار الیہ است کہ باوجود پسر خود شاہ عماد خلافت بہ نبیرہ مذکور عنایت فرمودہ۔۔۔ و انتساب آنحضرت قدس سرہ بسلسلہ علیہ نقشبندیہ بتفصیل و تعدد طرق در

صدر دفتر اول ایں کتاب ذکر یافتہ است۔ (حضرت القدس ص ۲۸-۳۰)

آپ سلسلہ چشتیہ میں اپنے والد شیخ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب ہیں اور آپ کے والد شیخ رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب ہیں۔۔۔ نیز آپ کا انتساب طریقہ قادریہ میں اس طرح ہے کہ آپ اپنے والد رحمتہ اللہ علیہ سے اور آپ کے والد شیخ رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب ہیں۔۔۔ نیز آپ سلسلہ قادریہ میں۔ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ کی نظر قبولیت کے باوجود شاہ سکندر رحمتہ اللہ علیہ جو کہ شاہ کمال کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔ سے منسوب ہیں۔ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ نے باوجود اپنے بیٹے شاہ عماد کے حضرت شاہ سکندر رحمتہ اللہ علیہ کو خلاف عنایت فرمائی تھی۔ اور سلسلہ علیہ نقشبندیہ کے ساتھ آپ کا منسوب ہونا اس کتاب کے دفتر اول میں بالتفصیل مذکور ہو چکا ہے۔

اور حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکاتیب میں فرماتے ہیں۔

حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ بعد از تلقین اذکار چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ از والد خود رحمتہ اللہ علیہ و طریقہ کبرویہ از حضرت یعقوب صرفی رحمتہ اللہ علیہ از جناب حضرت خواجہ محمد باقی رحمتہ اللہ علیہ طریقہ نقشبندیہ گرفتہ ہمیں صحبت مبارک ایشاں بکملات و مقامات و حالات و جذبات و واردات و کیفیات و علوم و معارف کثیرہ و اسرار و انوار بسیار رسیدند۔ باز ببرکت تربیت آں جناب بطریقہ جدیدہ از موھبت حق سبحانہ' امتیاز یافتند و حضرت خواجہ اثبات آں فرمودند۔ دریں طریقہ جدیدہ حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ اصطلاحات و مقامات بسیار اند و در ہر اصطلاح کیفیات و حالات علیحدہ و انوار و اسرار جدا است۔ این طریقہ ایشاں بشہادت علماء و عقلا قوتے یافت و عالمے باینطریقہ از واصلان حق سبحانہ شد (مکاتیب غلام علی شاہ مکتوب نمبر ۸۶' ص ۷۸)

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ نے اذکار چشتیہ' قادریہ اور سہروردیہ کی اپنے والد رحمتہ اللہ علیہ سے اور طریقہ کبرویہ کی حضرت یعقوب صرفی رحمتہ اللہ علیہ سے تلقین کے بعد جناب حضرت خواجہ محمد باقی رحمتہ اللہ علیہ سے طریقہ نقشبندیہ اخذ کیا۔ اسی صحبت مبارک کے سبب آپ کو کمالات و مقامات' حالات و جذبات' و اردات

وکیفیات، علوم و معارف کثیرہ اور اسرار و انوار بسیار حاصل ہوئے۔ پھر آنجناب کی تربیت کی برکت اور عطائے خداوندی سے آپ نئے طریقہ سے ممتاز ہوئے اور حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے اس طریقہ جدیدہ کی تصدیق فرمائی۔ حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے اس طریقہ جدیدہ میں اصطلاحات و مقامات بہت ہیں اور ہر اصطلاح میں کیفیات و حالات اور اسرار و انوار علیحدہ اور جدا ہیں۔ آپ کا یہ طریقہ بشہادت علماء و عقلا قوی ہے اور ایک عالم (جم غفیر) اس طریقہ کے ذریعے واصلان حق سبحانہ میں سے ہوا ہے۔

حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ۔ جو طرق اربعہ و کبرویہ کے جامع، میدان تصوف و معرفت کے شہسوار اور مجدد الف ثانی ہیں۔ کے عمل اور ارشادات کی روشنی میں واضح ہوگیا ہے کہ ایک سے زیادہ مشائخ سے بیعت ہونا جائز و مستحسن ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سلاسل ثلاثہ قادریہ شریف، چشتیہ شریف اور سہروردیہ شریف اخذ کرنے اور خلافت پانے کے بعد طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہو کر طریقہ اخذ کرنا درست اور باعث عظمت ہے۔ نفسانی اور شیطانی وسوسوں کے چنگل میں پھنس کر اور نام نہاد پیری و مریدی کے گھمنڈ میں الجھ کر درجات عالیہ سے محروم رہنا بڑی نادانی اور حماقت ہے۔

حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ کے قول و عمل کے بعد اس مسئلہ میں مزید کسی دلیل کی ضرورت تو نہیں رہتی تاہم اتمام حجت کے لئے ہم دوسرے "آئمہ طریقت" کے اقوال و فرامین اور عمل پیش کرتے ہیں۔

حضرت پیران پیر غوث الاعظم دستگیر شیخ المشائخ جناب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بھی متعدد مشائخ اور پیر تھے چنانچہ حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ نفحات الانس میں رقمطراز ہیں کہ حضرت غوث الاعظم محی الدین رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یکبار چہل روز ہیچ چیز نخوردم بعد از چہل روز یک شخص آمد و قدرے طعام آورد و بنہاد و برفت نزدیک بود کہ نفس من بربالای طعام از بس گرسنگی آید گفتم کہ

والله کہ از عہدے کہ باخدا تعالیٰ بستہ ام برنگرم، شنیدم کہ از باطن من یک شخص فریاد میکند بہ آواز بلندی گوید۔ الجوع، الجوع، الجوع ناگاہ شیخ ابوسعید مخزومی رحمتہ اللہ علیہ بمن گذشت و آن آواز بشنید و گفت عبدالقادر ایں چیست؟ گفتم ایں قلق و اضطراب نفس است و لاماروح برقرار خود است و در مشاہدۂ خداوند خود--- الیٰ ان قال--- و بعد ازان مرا خرقہ پوشانید و صحبت وے را لازم گرفتم --- قال بعد عدۃ اسطر--- شیخ حماد دباس رحمتہ اللہ علیہ از جملہ مشائخ شیخ محی الدین عبدالقادر است است کان امیا" و فتح علیہ باب المعارف والاسرار وصار قدوۃ للمشائخ ا لکبار رحمتہ اللہ علیھم۔ (نفحات الانس ص ۵۰۹-۵۰۸)

ایک بار چالیس روز گزر گئے کہ میں نے کچھ نہ کھایا۔ چالیس دن کے بعد ایک آدمی تھوڑا سا کھانا لایا اور رکھ کر چلا گیا۔ قریب تھا کہ میرا نفس شدت بھوک کی وجہ سے کھانے کی طرف آجاتا۔ میں نے کہا کہ واللہ جو عہد میں نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے اس کی حفاظت کروں گا۔ میں نے سنا کہ میرے باطن سے کوئی بلند آواز سے فریاد کر رہا ہے الجوع (بھوک) الجوع، الجوع۔

اچانک شیخ ابوسعید مخزومی رحمتہ اللہ علیہ میرے پاس سے گزرے اور اس آواز کو سن کر فرمایا کہ اے عبدالقادر یہ کیا ہے میں نے کہا یہ نفس کا اضطراب و فریاد ہے لیکن روح اپنی جگہ برقرار اور مشاہدہ خداوندی سبحانہ میں مستغرق ہے--- کچھ آگے چل کر فرمایا--- اس کے بعد حضرت ابوسعید مخزومی رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے خرقہ پہنایا اور میں نے آپ کی صحبت کو لازم پکڑا--- چند سطور کے بعد حضرت مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ--- شیخ حماد دباس رحمتہ اللہ علیہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کے جملہ مشائخ میں سے ہیں اور آپ امی (ان پڑھ) تھے۔ آپ پر اسرار و معارف کے دروازے کھل گئے۔ یہاں تک کہ آپ بڑے بڑے مشائخ کے پیشوا بن گئے۔

اس عبارت سے بالکل واضح ہوگیا کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بھی متعدد مشائخ تھے اس طرح آپ کے عمل سے تعدد مشائخ کے جواز کا مسئلہ ثابت

ہو گیا اور مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے تعدد شیخ کا واقعہ نقل کر کے اپنی طرف سے کوئی تردید اور انکار نقل نہیں فرمایا اور "سکوت در معرض بیان دلالت علی البیان" کے مطابق مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کا نقل و سکوت بھی اس مسئلہ کے جواز پر مزید دلیل بن گیا۔ (ہدایت السالکین ص ۱۵۸)

حضرت امام عبدالوھاب الشعرانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے متعدد مشائخ اور ان سے طریقہ اخذ کرنے کے متعلق سند تلقین صوفی کے تحت اپنا شجرہ طریقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سیدی محمد لقن الشیخ محمد السروی والشیخ علی المرصفی وھما تو باولقنا العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی۔

یعنی فقیر عبدالوھاب بن احمد الشعرانی (مؤلف کتاب) نے شیخ محمد سروی اور شیخ علی المرصفی سے بیعت ہو کر ذکر اخذ کیا اور وہ دونوں شیخ محمد کے مرید ہیں۔

پھر فرماتے ہیں۔

ثم انی تلقنت علی سیدی محمد الشناوی

پھر میں نے سیدی حضرت شیخ محمد شناوی سے بیعت ہو کر ذکر اخذ کیا۔

آگے فرماتے ہیں۔

ولی طریق اخری اقرب سندا من ھذہ وھو انی تلقنت علی شیخ مشائخ الاسلام زکریا و تلقن ھو علی سیدی محمد الغمبری تلمیذ سیدی احمد الزاھد رفیق سیدی مدین فبینی وبین الشیخ الزاھد رجلان فقط فانا مساو من ھذا الطریق لسیدی محمد السروی شیخ شیخی محمد الشناوی لکن لم یاذن لی فی تربیتہ المریدین سوی شیخی الشیخ محمد الشناوی رحمہ اللہ علیہ۔ (الانوار القدسیہ ص ۳۱ جز ثانی)

میرا ایک اور شجرہ طریقت بھی ہے جو سند کے لحاظ سے مذکورہ بالا شجرہ سے زیادہ

قریب ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے حضرت شیخ مشائخ الاسلام زکریا انصاری رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت کی اور وہ حضرت سیدی محمد الغمبری سے بیعت ہیں جو شیخ محمد الزاہد کے مرید اور شیخ مدین کے رفیق (پیر بھائی) ہیں پس میرے اور شیخ زاہد کے درمیان صرف دو حضرات ہیں اس سند کے لحاظ سے میں اور شیخ محمد سروی جو میرے شیخ حضرت محمد شناوی کے شیخ ہیں دونوں برابر ہیں لیکن مریدوں کی تربیت کی اجازت مجھے میرے شیخ حضرت شیخ محمد الشناوی کے علاوہ کسی نے نہیں دی۔

کچھ آگے چل کر فرماتے ہیں۔

ولی طریق اخریٰ--- اخذت عن علی الخواص رحمہ اللہ علیہ۔

یعنی مجھے ایک اور طریقہ بھی حاصل ہے وہ میں نے سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ سے اخذ کیا ہے۔ مذکورہ بیانات سے واضح ہوا کہ مؤلف "انوار قدسیہ" حضرت امام عبدالوہاب شعرانی کے بھی متعدد مشائخ اور پیر تھے۔

اسی طرح تعدد شیخ کے جواز بلکہ بعض صورتوں مین "وجوب" کے متعلق بیہقی وقت صاحب تفسیر مظہری حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ "ارشاد الطالبین" میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

اگر شخصے بخدمت شیخ مدتے بحسن اعتقاد ماند و در صحبت او تاثیر نیافت واجب است بروے کہ ترک آں کند و تلاش شیخ دیگر نماید وگرنہ مقصود و معبودش شیخ باشد نہ خدایتعالی و ایں شرک است حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ پیر طریقہ نقشبندیہ میفرماید۔

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت
وز تو نرمید زحمت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزاں می باش
ورنہ نکند روح عزیزان بحلت

لیکن ازاں شیخ حسن ظن دارد چہ یحتمل کہ آن شیخ کامل و مکمل باشد و نزداو

نصیب آن کس نبود۔ وہمچنیں اگر شیخ کامل و مکمل باشد دازیں جہاں رحلت فرمود و مرید بدرجہ کمال نرسد واجب است کہ آن مرید صحبت شیخ دیگر تلاش کند کہ مقصود خدا (جل و علا) است حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ فرمودہ اند کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم اجمعین) بعد از نبی اکرم (علیہ و علیٰ الہ الصلوات والتسلیمات) بیعت ابابکر و عمرو عثمان و علی رضی اللہ عنھم اجمعین کردند مقصود ازیں بیعت فقط امور دنیا نبود بلکہ کسب کمالات باطنی ہم بود اگر کسی گوید کہ فیض اولیاء (رحمت اللہ علیھم) بعد از موت آنہا باقی است پس طلب کردن شیخ دیگر عبث است گفتہ شود فیض اولیاء رحمتہ اللہ علیھم بعد موت آنہا آن قدر نیست کہ ناقص را بدرجہ کمال رساند الانادرا"۔ اگر فیض بعد موت ہماں قسم باشد کہ در حیات باشد پس تمام اہل مدینہ از عصر پیغمبر خدا تعالیٰ (علیہ و علی الہ الصلوات والتسلیمات) تاایں وقت برابر اصحاب باشند و نیز ہیچ کس محتاج اولیاء نباشد چگونہ فیض مردہ مثل زندہ باشد کہ در مابین مفیض و مستفیض مناسبت شرط است و آن بعد وفات مفقود۔ آرے بعد فناء و بقاء کہ مناسبت باطنی حاصل شود فیض از قبور توان برداشت لیکن نہ آن قدر کہ در حیات باشد واللہ تعالیٰ اعلم (ارشاد الطالبین ص ۲۵-۲۴)

اگر کوئی ایک عرصہ تک حسن اعتقاد کے ساتھ شیخ کی خدمت میں رہے اور اس کی صحبت میں کوئی تاثیر نہ پائے۔ تو اس شیخ کو ترک کر کے دوسرے شیخ کی تلاش کرنا اس پر "واجب" ہے ورنہ اس کا مقصود و معبود شیخ ٹھہرے گا نہ کہ خدا تعالیٰ اور یہ شرک ہے حضرت عزیزان رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ جو کہ مشائخ نقشبندیہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ

جب تو کسی (پیر) کی صحبت اختیار کرے اور تجھے دلجمعی حاصل نہ ہو اور تجھ سے آب و گل کی کدورتیں دور نہ ہوں۔ اس کی صحبت سے دور بھاگ ورنہ عزیزان کی روح تیری اس غلطی کو معاف نہیں کرے گی۔

لیکن اس شیخ کے بارے میں حسن ظن رکھے کیونکہ اس بات کا احتمال ہے کہ وہ شیخ کامل و مکمل تو ہو لیکن اس کے پاس اس شخص کا حصہ اور نصیبہ نہ ہو اور اسی طرح

اگر پیر کامل و مکمل ہو اور وہ اس جہاں سے رحلت فرما جائے اور مرید ابھی درجہ کمال تک نہ پہنچا ہو ایسے مرید کے لئے دوسرے (کامل و مکمل) پیر کی صحبت تلاش کرنا" واجب" ہے۔ کیونکہ مقصود (پیر نہیں) اللہ تعالیٰ ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے حضور اکرم علیہ و علیٰ الہ الصلوات والتسلیمات کے وصال پاک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی بیعت کی۔ اس بیعت کا مقصد محض دنیوی امور نہ تھا بلکہ اس کا مقصد باطنی کمالات حاصل کرنا بھی تھا۔

اگر کوئی کہے کہ جب اولیائے کرام کا فیض ان کی وفات کے بعد باقی ہوتا ہے تو دوسرے شیخ کی تلاش فضول ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اولیاء عظام کا فیض وفات کے بعد (باقی ہوتا ہے مگر) اس قدر (حاصل) نہیں ہوتا کہ ایک ناقص کو درجہ کمال تک پہنچائے۔ مگر نادر طور پر۔ اگر فیض کا حصول بعد از وفات بھی اسی قدر ہوتا جیسے زندگی میں ہوتا ہے تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ (ظاہری حیات طیبہ) سے لیکر اب تک تمام اہل مدینہ (فیض یابی میں) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے برابر ہوتے۔ اور کوئی بھی اولیائے کرام کی صحبت کا محتاج نہ ہوتا۔ (اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ وصال شریف کے بعد فیضان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کمی ہوگئی ہے (معاذ اللہ) بلکہ مراد یہ ہے کہ اس فیض کا حصول اس قدر ممکن نہیں کہ جس طرح ظاہری حیات پاک میں تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فیض دینے والے اور لینے والے کے درمیان مناسبت ہونا حصول فیض کے لئے شرط ہے۔ وصال شریف کے بعد یہ شرط مفقود ہوگئی ہے لہٰذا فیض کے حصول میں کمی ہوئی ہے اصلاً" فیض میں کمی نہیں ہوئی۔ فوت شدہ کا فیض زندہ کی طرح کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ فیض لینے والے اور فیض دینے والے کے درمیان مناسبت شرط ہے جو وفات کے بعد مفقود ہو جاتی ہے۔ ہاں فناء و بقا کے بعد جبکہ مناسبت باطنی حاصل ہو جائے تو اہل قبور سے فیض حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن وہ بھی اس قدر نہیں جتنا کہ زندگی میں ممکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عارف باللہ حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ بالا تصریح سے بالکل واضح ہو گیا کہ شیخ کی صحبت میں حسن اعتقاد کے ساتھ ایک عرصہ تک رہنے سے کوئی تاثیر نہ پانے کی صورت میں واجب ہے کہ دوسرے کامل مکمل شیخ کی تلاش کی جائے یا شیخ کامل و مکمل وفات پاجائے اور مرید درجہ کمال تک نہ پہنچا ہو تو بھی دوسرے کامل مکمل شیخ کی صحبت اختیار کرنا واجب و ضروری ہے۔

حضرت امام عبدالواھاب الشعرانی اپنی کتاب "الانوار القدسیہ فی معرفتہ قواعد الصوفیہ" میں ارشاد فرماتے ہیں۔

هل یتخذ المرید له شیخا اخر بعد وفات شیخه الاول؟

کیا مرید اپنے پہلے شیخ (کامل) کی وفات کے بعد دوسرے شیخ کی بیعت کر سکتا ہے؟

جواباً" فرماتے ہیں۔

و من الواجب علیه اذا مات شیخه ان یتخذله شیخا یربیه زیادة علی ماربابه الشیخ الاول فان الطریق لا قرار لها۔

(الانور القدسیه ص ۱۱ جز ثانی)

یعنی مرید پر واجب و ضروری ہے کہ جب اس کا شیخ وفات پا جائے تو دوسرے شیخ کی بیعت کرے جو پہلے شیخ سے بڑھ کر تربیت کرنے والا ہو کیونکہ اس راستے میں (کسی حد تربیت یا مقام پر) قرار نہیں۔

اور اگر پہلے شیخ سے مریدین کو ذکر کی تلقین کرنے کی اجازت بھی مل چکی ہو تب بھی شیخ کے فوت ہو جانے کے بعد دوسرے شیخ سے بیعت ہو کر ذکر اخذ کرنا۔ کوئی خلاف طریقت بات نہیں بلکہ جائز ہے کہ دوسرے شیخ سے ذکر کی تلقین حاصل کرے۔

علامہ موصوف مذکورہ کتاب میں اس کے جواز کا قول فرمانے کے بعد رقمطراز ہیں۔

لمامات الشیخ محمد السروی شیخی الشیخ محمد الشناوی وکان اذن له فی ارشاد المریدین و تلقینهم اجتمع بسیدی علی المرصفی (رحمه الله علیه) و تلقن علیه (الانوار القدسیه ص ۱۷ جز ثانی للامام عبدالوهاب الشعرانی

رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی جب حضرت شیخ محمد سروی رحمتہ اللہ علیہ وفات پا گئے جو کہ میرے شیخ حضرت محمد شناوی رحمتہ اللہ علیہ کے شیخ تھے تو حضرت شیخ محمد شناوی رحمتہ اللہ حضرت سیدی علی المرصفی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ذکر کی تلقین حاصل کی حالانکہ وہ خود مریدوں کو سلوک طے کروانے اور ذکر کی تلقین کرنے میں ماذون تھے۔

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے امام حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کے متعدد مشائخ کا تذکرہ فرماتے ہوئے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ "دلیل العارفین" میں تحریر فرماتے ہیں کہ

بطلب خدا (جل و علا) مسافر گشت اول بسمر قند رسید وانجا حفظ قرآن و تعلیم علوم ظاہری پرداخت و بعد از حصول و تحصیل تفصیل علم عنان توجہ بسوی عراق منعطف گرداند و در قصبہ ہارون کہ در نواحی نیشاپور است و بخدمت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کہ از کبار مشائخ وقت بود مرید شد و سالہا سال بخدمت آنحضرت ماندہ خدمات سائستہ بجا آوردہ کار باطن بتکمیل رسانید و خرقہ' خلافت یافت بعد ازاں روانہ بغداد شد و در اثنائے راہ بقصبہ سجان بخدمت خواجہ نجم الدین کبریٰ رحمتہ اللہ علیہ فائز شد و از انجا بر کوہ جودی کہ بعد طوفان کشتی نوح علیہ السلام بر آن کوہ قائم شدہ بود رفت و در آنجا مشرف بشرف خدمت حضرت غوث الاعظم محی الدین عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ شد و ہمرکاب آنجناب بجیلان واز جیلان بہ بغداد رسید چندی بفیض صحبت آنحضرت مستفیض ماند و نیز در بغداد بشرف صحبت شیخ ضیاء الدین روشن ضمیر شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ مشرف گشت و فی مابین خواجہ و مع مشیخ ہم صحبتہا و روابطہ ہا بوقوع آمد من بعد بخدمت باعظمت محبوب سبحانی خواجہ واحد الدین کرمانی رحمتہ اللہ علیہ حاضر شد خرقہ خلافت یافت پس ازاں بہمدان آمد و استفادہ باطن از مقبول یزدانی خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ نمودہ ..... الی اخرہ۔ (دلیل العارفین ص ۶۵ تا ۶۷ للشیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ

اللہ علیہ)

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے طلب خدا جل و علا کے لئے سفر اختیار فرمایا پہلے آپ سمرقند پہنچے۔ وہاں آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور علوم ظاہری کی تعلیم حاصل کی ۔ تحصیل علم کے بعد آپ عراق کی طرف متوجہ ہوئے۔ قصبہ " ھارون" جو کہ نیشاپور کے نواح میں ہے۔ میں پہنچے اور حضرت خواجہ عثمان ہاردنی رحمتہ اللہ علیہ جو کہ اپنے وقت کے اکابر مشائخ میں سے تھے۔ کے حضور بیعت ہوئے اور سال ہا سال حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر نہایت اعلیٰ خدمات بجالائے باطنی کام کو تکمیل تک پہنچایا اور "خرقہ خلافت" پایا۔ اس کے بعد آپ بغداد شریف کی طرف روانہ ہوئے اور دوران راہ قصبہ سجان میں حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت سے مشرف ہوئے وہاں سے "جودی" پہاڑ جہاں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان کے بعد رکی تھی، پر گئے اور اس جگہ حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت کے شرف سے مشرف ہوئے اور آپ کے ہمراہ جیلان اور جیلان سے بغداد پہنچے اور کچھ عرصہ آپ کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ نیز بغداد میں شیخ ضیاء الدین پیر روشن ضمیر شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت کے شرف سے مشرف ہوئے اور خواجہ و شیخ الشیوخ کے مابین روابط اور صحبتیں بھی واقع ہوئیں اس کے بعد محبوب سبحانی خواجہ واحد الدین کرمانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت باعظمت میں حاضر ہوئے اور" خرقہ خلافت" پایا۔ پھر ہمدان آئے اور مقبول یزدانی خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ سے باطنی استفادہ کیا یہاں سے تبریز کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت ابو سعید تبریزی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے جو کہ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ علیہ کے پیر طریقت تھے۔ ان کی صحبت سے فوائد حاصل کئے اور اس جگہ سے آپ اصفہان رونق افزا ہوئے اور کچھ عرصہ محبوب سبحانی شیخ محمود اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ جو قطب وقت تھے، کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔

وہاں سے آپ مہمند تشریف لے گئے اور حضرت خواجہ ابو سعید مہمندی رحمتہ

اللہ علیہ کی زیارت کی نیز استر آباد پہنچے اور حضرت خواجہ ناصر الدین استر آبادی رحمتہ اللہ علیہ کے شرف زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت شیخ استر آبادی رحمتہ اللہ علیہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے عظیم القدر شیخ اور کامل الولایت بزرگ تھے۔ اس وقت ان کی عمر شریف ایک سو ستائیس سال تھی اور وہ شیخ ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ چکے تھے۔ اس کے بعد آپ غزنی تشریف لائے اور چند دن حضرت شیخ ابوالموید نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ کے پیر حضرت شمس العارفین شیخ عبدالواحد غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کی ساتھ صحبت رکھی۔ ان حضرات عالی درجات کے علاوہ دیگر سینکڑوں اولیاء اللہ اور مشائخ عالیجاہ رحمتہ اللہ علیہ سے فیض باطنی حاصل کیا اور پھر خواجہ غریب نواز ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے اور لاہور میں حضرت مخدوم سید علی ہجویری لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر معتکف رہے اور ۵۶۱ھ ماہ محرم کی دس تاریخ کو دارالخیر اجمیر شریف میں رونق افروز ہوئے اور یہاں سب سے پہلے جو شخص آپ کی ارادت سے مشرف ہوا وہ میر سید حسن خنگ سوار تھے۔ پہلے یہ شیعہ مذہب رکھتے تھے تائب ہو کر مرید ہوئے اور اعلیٰ مراتب تک پہنچے۔ (دلیل العارفین)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کے عمل شریف سے بھی واضح ہو گیا کہ متعدد مشائخ سے بیعت کرنا کوئی خلاف طریقت بات نہیں بلکہ جائز' مستحسن اور درجات عالیہ تک ترقی کا باعث ہے حضرت علامہ رؤف احمد رحمتہ اللہ علیہ ملفوظات غلام علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ "درالمعارف" میں فرماتے ہیں کہ

حضرت ایشاں ارشاد فرمودند کہ طالب را بیعت از شیوخ متعددہ نمو دن جائز است چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیعت نمودند بعد از وفات ایشان از عمربن الخطاب رضی اللہ عنہ مصافحہ بیعت کردند و ظاہراست کہ بیعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم از خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم برائے انتظام اخرویہ بود نہ دنیویہ۔ پس ازینجا معلوم شد کہ تکرار بیعت جائز است در طریقت۔ (درالمعارف ص ۱۱۱)

آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے تھے کہ طالب کے لئے متعدد مشائخ سے بیعت کرنا جائز ہے جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم کے ساتھ بیعت امور آخرت کے لئے تھی نہ کہ صرف دنیوی امور کے لئے پس اس سے معلوم ہوا کہ طریقت میں تکرار بیعت جائز ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "احکام شریعت" میں دوسرے شیخ سے بیعت کرنے کو جائز، فرمایا ہے اور شیخ کے فوت ہو جانے کے بعد دوسرے شیخ سے بیعت کو درست قرار دیا ہے نیز ایک سلسلہ کے بعد دوسرے سلسلے میں بیعت ہونے کے بارے میں جواز کا فتویٰ دیا ہے اور دوسری بیعت کو مستحسن قرار دیا ہے۔

مندرجہ بالا مشاہیر امت کے اقوال و عمل سے واضح ہوا کہ دوسرے شیخ کی بیعت کرنا صحیح ہے۔ طریقتہً یا شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ سلوک میں ترقی اور باعث خیر و برکت اور اخلاص و انصاف کی علامت ہے۔

حضرت علامہ ابوالا سفار علی محمد البلخی "معمولات سیفی"۔ جو کہ حضرت قیوم زمان مجدد العصر جامع الشریعۃ و الطرق الاربعہ محبوب سبحان اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب مبارک پیر ارچی و خراسانی قدس سرہ کے بعض معمولات و ملفوظات پر مشتمل ہے۔ میں رقمطراز ہیں

رجل من الصوفیۃ دخل فی الطریقۃ عند شیخ من الشیوخ ثم وجد شیخا اصلح منہ ھل یجوز لہ الرجوع الی ھذا الشیخ لا کتساب الطریقۃ ام لا۔

جواب: اذا رائی رشدہ عند الاخر یجوز لہ الرجوع الیہ لان المقصود ھو المعبود لا المرشد و اما المرشد فھو برزخ بینہ و

بینه سبحانه بطریق الواسطة و لکن لا یذکر شیئا من الاول کالغیبة والشماتة و اما اذا رای القصور و الفتور من احکام الشریعة فی شانه فیجب له القطع و والتباعدة من صحبته مثوی۔

دست ناقص دست شیطان است وبس

پس بهر دستی نباید داد دس

کما ان الطالب فی علوم الظاہر ان لم یحصل له مقصوده من عالم فیذهب الی الاخر.... ولا ضرورة له من الاول ان یاذن منه فی اکتساب من الاخر و کذلک یجب علی الشیخ اذا رای شیخا اخر فوقه ان ینصح نفسه و یلزم خدمته ذالک الشیخ الاخر هو و تلامذته فانه صلاح فی حقه و حق اصحابه و متی لم یفعل هذا فلیس بمنصف ولا ناصح نفسه ولا صاحب همة بل هو ساقط الهمة و محب فی الریاسته و التقدم و هذا فی طریق الله تعالی نقص الا تری نبینا محمداً صلی الله علیه وسلم قال لو کان موسی علیه السلام وما وسعه الا ان یتبعنی والیاس و عیسی علیه السلام تحت حکم شریعة محمد صلی الله علیه وسلم فهکذا ینبغی ان یکون شیوخ هذه الطریقة کذافی" الامر المحکم و الحدیقة الندیة فی الطریقة النقشبندیة ص ۳۸"

وقال الامام عبدالوهاب الشعرانی قدس سره فی "المنن الکبری" اذا رایت احدامنهم (ای من المشائخ الکمل) تلمذت له و لو کنت ماذونا و اذا کان حال الاشیاخ کذالک فما تقول فیمن لم یشم رائحة من اسرار الطریق۔ (معمولات سیفی' للعلامه علی محمد البلخی ص ۳۶ تا ۳۷

یعنی ایک شخص کسی شیخ سے بیعت ہوا پھر اس نے کوئی دوسرا شیخ دیکھا جو اس کے حق

میں پہلے شیخ سے زیادہ اصلاح کرنے والا ہو تو کیا اس کی طرف۔ اکتساب طریقہ کے لئے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواباً تحریر فرماتے ہیں۔ جب اپنی بھلائی دوسرے شیخ کے پاس دیکھے تو اس کی طرف رجوع کرنا جائز ہے۔ کیونکہ مقصود اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ مرشد۔ اور مرشد بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بطریق واسطہ برزخ ہے۔ اور پہلے شیخ کی غیبت اور عیب جوئی وغیرہ نہ کرے اور اگر شیخ میں احکام شرعیہ کے بجالانے میں کوئی قصور یا فتور دیکھے تو ایسے شیخ کو ترک کرنا اور اس کی صحبت سے دور رہنا واجب ہے۔۔

دست ناقص دست شیطان است و بس
پس بہر دستی نباید داد دس

ناقص پیر کا ہاتھ شیطان کا ہاتھ ہے پس ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہئے۔

دوسرے شیخ کی طرف رجوع کرنا اسی طرح ہے جیسے ظاہری علوم کا طالب علم جب ایک عالم کے پاس اپنا مقصود نہیں پاتا تو وہ حصول علم کے لئے دوسرے عالم کے پاس چلا جاتا ہے۔ اور اسے دوسرے عالم سے اکتساب علم کرنے کے لئے پہلے عالم سے اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اسی طرح ایک شیخ (پیر) دوسرے شیخ کو اپنے حق میں زیادہ نصیحت کرنے والا پائے تو اس پر اور اس کے مریدین پر واجب و لازم ہے کہ اس شیخ کی خدمت کو لازم پکڑیں کیونکہ اس کی اور اس کے مریدین کی اسی میں بھلائی ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ منصف نہیں نہ اپنے نفس کو نصیحت کرنے والا اور نہ ہی صاحب ہمت ہے بلکہ وہ بے ہمت نکما اور جاہ و ریاست اور برتری کا طالب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جاہ و ریاست کی خواہش) ایک بڑا نقص ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ۔

ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے (دنیوی زندگی میں) تو ان کے لئے میری پیروری کے سوا چارہ نہ ہوتا۔

اور حضرت الیاس و حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہما السلام شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے احکام کے تابع ہیں۔ مشائخ طریقت کو بھی اس طرح کرنا چاہئے۔

جیسا کہ "الامر المحکم" اور "الحدیقة الندیة فی الطریقة النقشبندیة ص ۳۸" میں ہے۔

اور امام عبدالوھاب الشعرانی قدس سرہ نے "المنن الکبریٰ" میں فرمایا ہے کہ جب تو مکمل مشائخ میں سے کسی کو دیکھے تو اس کی مریدی اختیار کر لے اگرچہ تم اس سے پہلے ماذون ہو۔ جب مشائخ کا یہ حال ہے تو اس شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جس نے اسرار طریقت کی بو تک نہیں سونگھی؟ (معمولات سیفی للعلامہ بلخی ص ۳۶-۳۷)

اس سے معلوم ہوا کہ مشائخ کو بھی اپنے سے اعلیٰ مشائخ سے فیض اخذ کرنا چاہئے حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔

کاملان را طلب مزید لازم است...... کامل اگر کسی کامل تر از خود بہ بیند باید کہ ازوے اخذ فیض کند بلکہ اگر کمتراز خصوصیتی از فضیلتی بیند باید کہ آن ہم طلب کند چنانچہ موسیٰ علیہ السلام از خضر علیہ السلام کرد۔ (ارشاد الطالبین ص ۲۰-۲۱)

یعنی کامل حضرات کو بھی مزید طلب لازم ہے.... اگر کوئی صاحب کمال کسی کو اپنے آپ سے کامل تر دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس سے فیض اخذ کرے بلکہ اپنے آپ سے کمتر میں بھی فضیلت کی کوئی خصوصیت دیکھے تو چاہئے کہ اس سے بھی طلب کرے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے طلب کی۔

مندرجہ بالا عبارات سے واضح ہو گیا کہ ایک شیخ سے فیض اخذ کرنے کے بعد کسی دوسرے صاحب کمال سے فیض اخذ کرنا کوئی خلاف طریقت بات نہیں بلکہ سعادت اور بلند ہمتی کی علامت ہے۔ عمدة الاولیاء و العلماء زبدة المشائخ حضرت علامہ غوث محمد جان رحمتہ اللہ علیہ "حجتہ السالکین" میں فرماتے ہیں کہ

ایں بیان کہ درین جانمودیم کہ مرید رانیست کہ در نزدیک دیگر مشائخ رود و کسب طریقت نماید بشرط آنکہ شیخ او کامل و مکمل باشد۔ ہر گاہ بہمراہ شیخ ناقص و مقلد بیعت نمودہ باشد لازم است کہ خودرا درنزد شیخ کامل و مکمل رساند در ہر ولایت کہ باشد و کسب طریقت بنزد آں بنماید تا کہ معرفت حق جل سلطانہ ویرا حاصل گردد و

عمر خود را در نزد آن ناقص و مقلد ضائع نسازد۔ ویا کسی در طریقہ قادریہ چشتیہ وغیرہ باشد اور الازم است؛ کے بلاتوقف داخل طریقہ نقشبندیہ گردد واز شیخ اول کہ کامل باشد انکار نباید کرد۔ (حجتہ السالکین فی رد المنکرین ص ۹۵)

اس بات کو یہاں واضح کر دیتا ہوں کہ مرید کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے مشائخ کے پاس جائے اور کسب طریقت کرے بشرطیکہ اس کا شیخ کامل و مکمل ہو۔ مگر جب کوئی شیخ ناقص یا مقلد سے بیعت کر بیٹھا ہو تو اس کے لئے لازم ہے کہ کسی کامل و مکمل شیخ کے پاس حاضر ہو خواہ وہ کسی علاقے میں ہو اور اس سے کسب طریقت کرے تاکہ معرفت حق جل سلطانہ اسے حاصل ہو جائے اور اپنی عمر کو شیخ ناقص یا مقلد کے پاس ضائع نہ کرے اور یا پھر کوئی اگر طریقہ قادریہ' چشتیہ وغیرہما میں بیعت ہو تو اس کے لئے لازم ہے کہ بلاتوقف طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہو جائے اور اپنے پہلے کامل پیر کا انکار نہ کرے۔ (حجتہ السالکین)

فخر العاشقین و العارفین جامع الشریعۃ و الطرق الاربعۃ قیوم زمان مجدد دوران حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک نقشبندی مجددی پیر ارچی و خراسانی مد اللہ تعالیٰ ظلہ علی سائر عالم السلام اپنی تصنیف لطیف "ھدایۃ السالکین فی رد المنکرین" میں ارشاد فرماتے ہیں

کیونکہ یہ بات واضح ہے کہ سہروردیہ شریف' قادریہ شریف اور چشتیہ شریف کی شرائط سبعہ پر اس دور میں عمل کرنا امکان عادی سے خارج ہے تو شرط موجود نہ ہونے کی صورت میں مشروط (جو کہ درجات ولایت اور معرفت حق ہے) مفقود ہی رہے گا اس لئے نقشبندیہ کے مشائخ کبار کی طرف رجوع کرنا لازم ہے۔

نیز تعدد شیخ کی تردید اس پر محمول ہے کہ مرید کا شیخ کامل و مکمل ہو اور زندہ ہو اور اکمل العصر ہو اور موجودہ دور کے لحاظ سے نقشبندی ہی ہو تو اس صورت میں دوسرے شیخ کی طرف رجوع کرنا تلاعب بالطریقت اور اعرض شیخ ہے اور ہلاکت ابدی کا باعث ہے۔

اور تعدد شیخ کا اثبات اس صورت پر محمول ہے کہ مرید کا شیخ ناقص یا مقلد یعنی بے کمال سجادہ نشین ہو یا خلاف شریعت ہو یا کامل و مکمل ہو لیکن مرید کے مکمل ہونے سے پہلے وفات پا جائے یا کامل مکمل قادری، چشتی، سہروردی ہو کیونکہ ان سلاسل کے مشائخ کے مریدین کے لئے سات شرائط ہیں کہ ان کے بجالانے کے بغیر مرتبہ کمال تک نہیں پہنچ سکتے تو ان تمام صورتوں میں تعدد (دوسرے شیخ کی بیعت کرنا) جائز بلکہ واجب شرعی ہے۔ کیونکہ مقصود معرفت حق ہے اور پیر صرف وسیلہ الی المقصود ہے تو وسیلہ کی حیثیت کے بغیر پیر کی بیعت میں رہنا اور معرفت حق سے اپنے آپ کو محروم کرنا پیر پرستی اور شرک میں داخل ہے نجانا الله سبحانه من هذه البلاء العظیم آمین بحرمة سید الانبیاء والمرسلین صلی الله علیه وعلیهم وسلم

پس جن علماء کرام اور مشائخ عظام رحمتہ اللہ علیہم نے تعدد شیخ کی تردید کی ہے وہ قسم اول پر محمول ہے اور جن علماء کرام اور مشائخ عظام نے تعدد شیخ کا اثبات کیا ہے وہ موخرالذکر اقسام پر محمول ہے لہٰذا مطلقاً" انکار یا مطلقاً" اثبات جواز نہیں رکھتا۔

(هدایة السالکین فی رد المنکرین ص ۶-۳-۱۶۲)

القلیل یدل علی الکثیر کے مصداق ہم نے آئمہ طریقت اور علماء حقیقت کے چند اقوال اور مشائخ عظام کے عمل کی چند مثالیں پیش کیں ورنہ تذکرہ الاولیا نفحات الانس، اخبار الاخیار، کشف المحجوب، رشحات وغیرہ کتب اسلاف تعدد شیخ کی مثالوں سے بھری پڑی ہیں۔

یہ ہے وہ: جو کچھ مشائخ عظام اور علماء اعلام رحمتہ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کے بارے میں فرمایا ہے

والله یهدی من یشاء

الهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه امین بحرمة خاتم النبین علیه و علی اله الصلوت و التسلیمات۔

اب ہم گذشتہ اوراق کے مضمون کو حاصل مطالعہ کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

شیخ کامل ہو گیا یا ناقص

اگر ناقص ہو تو مندرہ ذیل صورتیں ہیں

مخالف شریعت فاسق' بے کمال سجادہ نشین شیخ مقلد' اپنے مشائخ کے طریقہ کا مخالف' مسلوب النسبت' جس کا کوئی پیر نہ ہو۔ شیخ کی اجازت کے بغیر مسند مشخیت پر بیٹھنے والا۔

۱۔ فاسق۔ جو شخص شریعت مطہرہ کے خلاف عمل کرتا ہو مثلاً" نماز نہ پڑھتا ہو یا بلا عذر رمضان شریف کا روزہ نہ رکھتا ہو۔ ایسے ہی بھنگ' چرس وغیرہ پیتا ہو یا داڑھی منڈواتا یا کترواکر مٹھی بھر سے کم رکھتا ہو یا کوئی اور خلاف شرع کام کرتا ہو۔

ایسی تمام صورتوں میں اگر وہ پیر ہونے کا دعویدار ہو تو ایسے شخص کی بیعت کرنا جائز نہیں اور اگر کوئی بیعت کر بیٹھا ہو تو اس کو ترک کر کے دوسرے کامل مکمل شیخ کی بیعت کرنا لازم و واجب ہے اور نہ ہی ایسا شخص ولی اللہ ہوتا ہے جیسا کہ علامہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اگر شخصے است کہ شعار او فسق است پس او البتہ ولی نیست

جس شخص کا شعار فسق و فجور ہو وہ قطعاً" ولی نہیں ہوتا۔

اور آج کل بعض جاہل کہتے ہیں ہمارا باطن صاف ہے ظاہری اعمال فرض' واجب' سنت کی کیا ضرورت ہیں ایسے لوگ ولی اور پیر تو کجا' حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو ملحد (بے دین) فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

سلامت قلب بے اتیان اعمال صالحہ بدنیہ باطل ست.... بسیارے از ملحدان این وقت این قسم دعوئ ادعا مینمایند۔ (مکتوب نمبر ۳۹ جلد اول)

ظاہری اعمال صالحہ کے بغیر سلامتی قلب کا دعویٰ باطل ہے.... اس وقت کے اکثر ملحد اس قسم کا دعویٰ کئے بیٹھے ہیں۔

۲۔ شیخ مقلد ناقص کی دوسری قسم شیخ مقلد ہے یعنی ایسا سجادہ نشین جو بے عمل

و بے کمال ہو یا خلاف شرع عمل کرنے والا ہو جیسے کہ آج کل اکثر بڑی بڑی گدیوں کے مسند نشین (الا ماشاء اللہ) داڑھی منڈوانے والے یا کترواکر حد شرعی سے کم رکھنے والے ہیں ایسے سجادہ نشینوں سے بیعت کرنا جائز نہیں اور اگر بیعت کر بیٹھا ہو تو ترک کر کے دوسرے کامل مکمل شیخ کی بیعت کرنا لازم ہے۔

۳۔ وہ شیخ جو اپنے مشائخ طریقہ کے سلوک کا خلاف کرتا ہو جیسے کہ آج کل کئی پیر اپنے آپ کو نقشبندی کہتے ہیں یا مشائخ نقشبندیہ کے سجادہ نشین ہیں لیکن ذکر جہر میں مشغول ہیں اور اپنے مریدین کو مختلف اوراد بتاتے ہیں حالانکہ نقشبندیہ عالیہ میں ذکر لسانی نام کی کوئی چیز نہیں جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے پس ایسے لوگوں سے بیعت کرنا درست نہیں اگر بیعت کر بیٹھا ہو تو اس صورت میں لازم ہے کہ دوسرے شیخ کامل مکمل کی بیعت کرے۔

اسی طرح آج کل کئی پیر قادری، چشتی یا سہروردی کہلاتے ہیں اور لوگوں کو بیعت بھی کرتے ہیں حالانکہ انہیں اپنے طریقہ اور سلسلہ کے سلوک کے اسباق کی خبر تک نہیں ہوتی بس اپنی مرضی سے چند کلمات طیبات کا ورد کرتے ہیں اور کرواتے ہیں ایسے پیروں کی بجائے کامل مکمل پیر کی طرف رجوع کرنا لازم ہے کیونکہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے مشائخ کے طریقہ سے ہٹ کر ادھر ادھر ہوتا ہے وہ بزرگوں کے فیوضات سے محروم ہو جاتا ہے۔

۴۔ **مسلوب النسبت** وہ شخص جس کی نسبت سلب ہو چکی ہو۔ اس کے شیخ نے اسے مردود قرار دے دیا ہو یا شیخ کے ایسے خلیفہ اعظم جس کے بارے میں شیخ نے "مردودہ مردودی و مقبولہ مقبولی" کا قول فرمایا ہو۔ نے اسے مردود قرار دیا ہو تو ایسے شخص کی بیعت کرنا صحیح نہیں اگر کر بیٹھا ہو تو ترک کر کے دوسرے کامل مکمل شیخ کی طرف رجوع کرنا لازم ہے۔

۵۔ جس کا کوئی پیر نہ ہو۔ وہ شخص جس کا کوئی شیخ نہ ہو بلکہ وہ کتابوں سے چند اوراد یاد کر کے پیر ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے جیسا کہ آج کل اکثر محض تعویز گنڈے کرنے والوں کا حال ہے ایسے لوگوں کی بیعت کرنا شرعاً" جائز نہیں حضرت امام شعرانی

رحمتہ اللہ علیہ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔

اھلک نفسہ و اھلک من تبعہ' (الانوار القدسیہ ص ۲۱۰)

وہ اپنے آپ کو بھی ہلاک کرنے والے ہیں اور جو شخص بھی ان کی پیروی کرے اسے بھی ہلاکت میں ڈالنے والے ہیں ایسے لوگوں کی بیعت کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

۶۔ شیخ کے اذن و اجازت کے بغیر دعویٰ مشیخت کرنے والا۔ شیخ کی اجازت اور اس کے اذن کے بغیر جو شخص شیخ و پیر ہونے کا دعویٰ کرے تو ایسے شخص کی بیعت درست نہیں بلکہ ایسا شخص خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے۔ جیسا کہ "انوار قدسیہ میں ہے۔

من جلس للمشخیۃ بغیر اذن من شیخہ ضل و اضل (ص ۲۰)

جو شخص اپنے شیخ کے اذن کے بغیر پیر بن بیٹھے وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

لہٰذا ایسے خود ساختہ پیر سے بھی اجتناب لازم ہے اور دوسرے شیخ کامل مکمل کی طرف رجوع لازم و واجب ہے۔

مندرجہ بالا تمام ناقص اقسام لصوص طریقت پیروں سے بچنا اور ان کی صحبت سے دور رہنا رہنا لازم ہے کیونکہ ان کی صحبت زہر قاتل کا حکم رکھتی ہے جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قوی ترین اسباب فتور در طلب انابت است بشیخ ناقص کہ بسلوک و جذبہ کار را تمام ناکردہ . بمسند شیخی خود را کشیدہ است طالب را صحبت او سم قاتل است و انابت او مرض مہلک.... (مکتوب نمبر ۱۶ جلد اول)

طلب (خدا) میں فتور اور سستی پڑ جانے کا سب سے بڑا سبب شیخ ناقص کی طرف رجوع کرنا ہے جس نے ابھی جذبہ اور سلوک سے اپنا کام تمام نہیں کیا اور شیخی کی مسند پر بیٹھ گیا ہے طالب (خدا) کے لئے اس کی صحبت زہر قاتل ہے اور اس کی طرف رجوع کرنا ایک مرض مہلک ہے ایسے شیخ کی صحبت طالب کی بلند استعداد کو بلندی

سے پستی میں گرا دیتی ہے۔

ناقص پیر کی صحبت سے اس طرح دور رہنا چاہئے جیسے انسان خونخوار درندے سے بھاگتا ہے۔

دست ناقص دست شیطان است و بس

پس نباید بہر دستی داد دس

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جو شخص عزت مال یا حکومت حاصل کرنے کے لئے ولایت و ارشاد کا جھوٹا دعویٰ کرے وہ مسیلمہ کذاب کی طرح "شیطان کا خلیفہ" ہے (ارشاد الطالبین)

خلاف شریعت اور ناقص پیروں کے عیب بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ مسلمانوں کو ان کے فریب سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے نقص کو واضح کیا جائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ناقص پیروں اور ان کی صحبت کے ضرر سے محفوظ فرمائے آمین۔ بحرمتہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور اگر شیخ کامل ہو تو مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ کامل ۲۔ کامل مکمل ۳۔ فوت شدہ کامل مکمل ۴۔ کامل مکمل قادری چشتی، شہروردی وغیرہ ۵۔ کامل مکمل اکمل العصر نقشبندی۔

۱۔ کامل شیخ سے مراد وہ شیخ ہے جو اپنی ذات کی حد تک تو کامل ہو لیکن کسی ناقص کو درجہ کمال تک پہنچانے کی استعداد نہ رکھتا ہو۔ اگر کوئی شخص ایسے شیخ سے مرید ہو تو اسے دوسرے شیخ کی طرف رجوع کرنا لازم ہے جو اسے درجہ کمال تک پہنچا سکے اور پہلے کامل شیخ کو بھلائی کے ساتھ یاد کرے اس کا انکار نہ کرے۔ اور اس کی بے ادبی سے احتراز کرے۔

۲۔ کامل مکمل۔ کامل مکمل شیخ وہ ہوتا ہے جو خود بھی کامل ہو اور کسی ناقص کو کامل کرنے کی استعداد رکھتا ہو۔ کامل مکمل شیخ سے روگردانی درست نہیں ہاں اگر ایک دراز عرصہ تک مرید جملہ آداب کے ساتھ اس کی صحبت میں رہے اس کے باوجود وہ کچھ تاثیر نہ پائے تو پھر دوسرے کامل مکمل شیخ کی طرف رجوع کرنا چاہئے کیونکہ

مقصود اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ پیر لیکن اسے ہمیشہ اچھے لفظوں میں یاد کرنا چاہئے اور اس کی بے ادبی یا انکار کرنا جائز نہیں۔ کامل مکمل سے باوجود جملہ آداب کی بجا آوری کے عرصہ دراز تک تاثیر نہ پانے کی صورت میں دوسرے شیخ کی طرف رجوع اس لئے درست ہے کہ ممکن ہے مرید کا نصیب اس شیخ کے پاس نہ ہو کذافی ارشاد الطالبین للقاضی ثناء اللہ رحمتہ اللہ علیہ۔

۳۔ کامل مکمل شیخ اگر مرید کے درجہ کمال تک پہنچنے سے پہلے ہی وفات پا جائے تو مرید پر لازم و ضروری ہے کہ دوسرے کامل مکمل شیخ کی بیعت اختیار کرے اگرچہ وہ شیخ کی اولاد میں سے ہو یا کوئی دوسرا ہو بغیر بیعت کے نہ رہے جیسے آج کل اکثر جاہلوں کا طریقہ ہے۔

۴۔ کامل مکمل قادری چشتی یا سہروردی کو بلاتامل طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہو جانا چاہئے تاکہ نقشبندیہ کے کمالات سے بھی بہرہ ور ہو سکے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ سلسلہ کبرویہ اور سلاسل اربعہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ کے جامع اور میدان تصوف کے شہسوار اور غوامض تصوف و طریقت کے محقق اعظم ہیں نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو بارہ وجودہ سے دوسرے سلاسل کی نسبت بہتر فرمایا ہے۔

فرماتے ہیں۔

بدانکہ طریقے کہ اقراب است و اسبق واوفق و اوثق و اسلم و احکم و اصدق و اول و اعلی و اجل و ارفع و اکمل طریقہ علیہ نقشبندیہ است قدس اللہ ارواح اھالیھا واسرار موالیھا...... نہایت کار در بدایت شان مندرج گشتہ است (مکتوبات ۲۹۰ جلد اول)

جاننا چاہئے کہ وہ طریقہ جو سب سے اقرب، اسبق، اوفق، اوثق، اسلم، احکم، اصدق، اول، اعلیٰ، اجل، ارفع اور اکمل ہے وہ طریقہ علیہ نقشبندیہ ہے قدس اللہ ارواح اھالیھا و اسرار موالیھا اس طریقہ کی سب بزرگی اور ان بزرگواروں کی یہ بلند شان سنت سنیہ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام والتحیہ کے لازم پکڑنے اور بدعت

نامرضیہ سے بچنے کے باعث ہے یہی وہ لوگ ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح کام کی انتہا ان کی ابتداء میں مندرج ہے اور ان کے حضور و آگاہی نے دوام پیدا کر کے درجہ کمال تک پہنچنے کے بعد دوسروں کی تمام آگاہیوں سے برتری حاصل کی ہے۔

حضرت علامہ نورالدین مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ حضرات نقشبندیہ کی مدح سرائی میں بایں الفاظ رطب السان ہیں۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند
کہ برنداز راہ پنہاں بحرم قافلہ را
از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شان
می بردوسوسہ خلوت و فکر چلہ را
عجب ہی قافلہ سالار ہیں یہ نقشبندی
کہ لے جاتے ہیں پوشیدہ حرم تک قافلے کو
دل سالک سے جذبہ ان کی صحبت و الفت کا
مٹا دیتا ہے یکدم فکر خلوت اور چلے کو
قاصرے گرکند این طائفہ راطعن و قصور
حاش للہ کہ برارم بزبان ایں گلہ را
ہمہ شیران جہاں بستہ این سلسلہ اند
روبہ ازحیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را
اگر کوتاہ نظر کوئی لگائے طعن ان کو
نہ لاؤں میں کبھی اپنی زبان پر اس گلہ کو
جہاں کے شیر سب باندھے ہوئے ہیں اس سلسلہ میں
نہیں حیلے سے توڑ سکتی لومڑی اس سلسلے کو

کیا سلسلوں میں سلسلہ نقشبند ہے
جو نقشبند ہے وہ یقین حق پسند ہے
جس کو حصول سلسلہ نقشبند ہے
واللہ ارجمند ہے وہ ارجمند ہے
جولانگہ شریعت غرا میں دیکھئے
کس زور کس قیام سے ان کا سمند ہے
ایوان معرفت کی ترقی کے واسطے
سب سے سوار سائے میں ان کے کمند ہے

اسی طرح اگر کسی کا پیر کامل مکمل قادری چشتی سہروردی ہے تو وہ بلاشبہ کامل مکمل نقشبندی شیخ سے بیعت ہو کر طریقہ اخذ کر سکتا ہے مگر اپنے قادری چشتی یا سہروردی کامل مکمل پیر کو ہمیشہ بھلائی کے ساتھ یاد کرے اور کماحقہ ادب ملحوظ خاطر رکھے اور اس کا انکار ہرگز نہ کرے۔

بلکہ فی زمانہ نقشبندی کامل مکمل شیخ کی طرف حصول درجات عالیہ اور معرفت حق کے لئے رجوع کرنا لازم ہے کذافی حجتہ السا لکین للعلامہ جان محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ

لیکن خیال رہے کہ آج کل بہت سے پیر اپنے آپ کو نقشبندی کہتے ہیں اور ذکر جھر میں مشغول ہیں حالانکہ نقشبندیہ میں ذکر جھر کی بجائے قلب روح سر خفی اخفی وغیرہ کا ذکر ہے نقشبندیہ عالیہ میں ذکر جھر کو (فی حد الطریقۃ لا غیرھا) داخل کرنے والوں کو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے "مبتدع فی الطریقہ" اور بزرگوں کے فیوضات سے "محروم" فرمایا ہے

جس طرح "مبتدع فی الشریعۃ" مردود ہے اسی طرح مبتدع فی الطریقہ بھی "غیر مقبول" ہے لہذا طریقہ کے سبق کے طور پر ذکر جھر کرنے والے نقشبندیوں سے بھی بچنا لازم ہے کیونکہ وہ اپنے مشائخ کے نزدیک "غیر مقبول" ہیں

۵۔ کامل مکمل اکمل العصر نقشبندی۔ شیخ کامل مکمل کی صحبت میں اگر مرید

اپنے اندر تاثیر پائے تو ایسے شیخ کی صحبت کو لازم پکڑنا چاہئے اور مرید پر واجب ہے کہ ایسے شیخ کی صحبت کو غنیمت جانے اس کا دامن مضبوطی سے پکڑے۔ اس کے عشق و محبت کو اپنے دل میں پختہ کر لے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی محبت کے پختہ ہو جانے کی التجا کرے اور اس کے حکم کی بجا آوری اور منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرے اور ہمیشہ اس کی رضا کا طالب رہے اور ہمیشہ خبردار رہے کہ کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہونے پائے جو اس کی ناراضگی کا باعث ہو کیونکہ اس کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا اور روحانی ترقیات کا باعث ہے اور اس کی ناراضگی سے فیض و فتوحات روحانی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

کامل مکمل اور فی زمانہ نقشبندی کامل و مکمل پیر کے بعد دوسری طرف رجوع کرنا تلاعب بالطریقت اور اعراض شیخ ہے جو کہ جائز نہیں۔ بلکہ ایسے شیخ کی صحبت کیمیا ہے اس کی نظر شفا اور کلام امراض باطنی کے لئے دوا ہے اور اس سے اعراض کرنا ہلاکت ابدی کا سبب ہے۔ (نعوذ باللہ منھا)

یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
ہر کہ خواہد ہمنشینی باخدا
گو نشین اندر حضور اولیا
چوں شوی دور از حضور اولیا
در حقیقت گشتہ دور از خدا

جیسا کہ حضرت خواجہ عالی شان محبوب سبحان' قیوم زمان مجدد دوراں قطب الارشاد جامع الشریعتہ و الطرق الاربعہ حضرت آخندزاد سیف الرحمٰن مبارک النقشبندی المجددی الحنفی پیرارچی دامت برکاتھم العالیہ کی ذات گرامی ہے۔

آپ کے فیوض و برکات کے دریا پوری روانی کے ساتھ بہہ رہے ہیں اور آپ

کی ولایت کا سورج پوری آب و تاب کے ساتھ اہل جہان کو منور کر رہا ہے بلاشبہ آپ اس وقت شان مجددیت کے ساتھ مسند تجدید پر جلوہ افروز ہو کر مخلوق خدا کی ہدایت و رہنمائی فرما رہے ہیں۔ آپ طریقت، شریعت حقیقت و معرفت کے ایسے جامع ہیں کہ جن کی ولایت کی نورانی قندیل نے ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں ٹھوکریں کھانے والے لاکھوں انسانوں نے رشد و ہدایت کی روشنی حاصل کی ہے جن کی درویشی اور فقر کے سرچشمہ سے حقیقت و معرفت کے پیاسے لوگ اپنے دلوں کی پیاس بجھا رہے ہیں اور جن کی تسبیح کے ہر دانہ کے صدقہ سے حلقہ بگوشان عقیدت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کے حقدار بن رہے ہیں جن کا وجود مسعود دردو الم کے مارے ہوئے اور رنج و غم کے ستائے ہوئے انسانوں کے لئے باعث خیر و برکت اور وجہ تسکین قلب و جگر ہے اور جن کے فیوض و برکات کے خزانہ سے لاکھوں گدایان طریقت اپنی مرادوں کی جھولیاں بھر بھر کر لے جاتے ہیں اور جن کی جلائی ہوئی اخلاق محمدی علیہ الصلوۃ والسلام کی شمع سے فسق و فجور کی تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے لاکھوں انسان نیکی اور شرافت کا اجالا پا چکے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مجدد العصر کو عمر خضری عطا فرمائے اور ہمیں آپ قدس سرہ کے فیوض و برکات سے کما حقہ بہرہ ور فرمائے آمین بحرمتہ سید الانبیاء المرسلین علیہ و علیہم الصلوات والتسلیمات و التحیات

اللھم و فق لنا لما تحب و ترضی من القول و العمل و النیۃ و من الحب و البغض امین بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین علیہ و علیہم الصلوات والتسلیمات و علی الہ و اصحابہ و اولیاء امتہ اجمعین الی یوم الدین۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کی چند مشہور تصانیف

ہدایت السالکین	انوار سیفیہ
عدم سایہ مصطفےٰ ﷺ	معمولات سیفیہ
اثبات علم الغیب	لطائف کے بارے میں عملی تحقیق
حاضر و ناظر محبوب ﷺ	وجد (سوال و جواب)
ختم شریف کا ثبوت	اقسام وجد
سونا یا کھونا	فرضیت علم باطن
ولی اللہ کی پرواز	کیا دوسرے شیخ کی بیعت جائز ہے
مسائل عمامہ شریف	تشہد میں انگلی اٹھانے کا مسئلہ
فضائل عمامہ شریف	آداب شیخ
الدر الجمیلہ فی جواز الوسیلہ	مناظرہ وزیرستان
حریص علینا	روضۃ الطالبین
مجموعہ رسائل	تصویر مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہ)
جزا الاسبال	جواب الاستفتاء
عرفان ذات	مسائل طہارت
اوراد نقشبندیہ	مبدا و معاد (فارسی)

مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف لاہور

حسین ٹاؤن نزد کالا شاہ کاکو مرشد آباد روڈ راوی ریان

جی ٹی روڈ لاہور